قصیدہ

درمدح امام محمد مہدیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ادیب اکبر انیس العصر سید ابن الحسین مہدی نظمی اجتہادی

ارتقا علم کا جب وجہ ہلاکت ہو جائے
دیر پھر کیا ہے قیامت میں قیامت ہو جائے

ہائے یہ دورِ سیہ بختیٔ دنیا، جس میں
جبر انصاف بنے ظلم عدالت ہو جائے

جب خرد ڈھالے مشینوں میں فنا کے ہتھیار
دشمن جانِ بشر جب فن وحکمت ہو جائے

دامن ارض ہو جب تازہ لہو سے رنگیں
عقل جب موجدِ سامانِ ہلاکت ہو جائے

امن جب کہنے لگیں جنگ کی تیاری کو
امن جب خوفِ جدال و غمِ غارت ہو جائے

جب ہوں تر قیدنِ ذرات سے شعلے پیدا
جب دھواں جوہری طاقت کا قیامت ہو جائے

چاک جب ہونے لگے دامن ارض و آفاق
ماہ و سیّار کو جب خوفِ ہزیمت ہو جائے

جب دھماکوں سے لرزنے لگے ذہن انساں
جب مسلط دل و اعصاب پہ دہشت ہو جائے

رنگ کی نسل کی ملت کی وطن کی تفریق
جب بشر کے لئے سامانِ عداوت ہو جائے

جذبۂ کمتر و احساسِ بلند و برتر
جب کہ بنیادِ ستمگاری ونفرت ہو جائے

صدق کو لوگ حماقت سے کریں جب تعبیر
مکر جب فطرتِ اربابِ سیاست ہو جائے

ایک جب چھین لے لاکھوں کی مشقت کا ثمر
ایک جب مارِ درِ خانۂ دولت ہو جائے

جب کہ صارف کا لہو چوسنا بازاروں میں
عادت تاجر و دستورِ تجارت ہو جائے

ہائے یہ دورِ معیشت یہ نظامِ تقسیم
کوئی محتاج کوئی صاحبِ ثروت ہو جائے

زہد و تقویٰ کی بزرگی کے معانی کیا ہیں
جب کہ معیار فضیلت کا امارت ہو جائے

ہائے جب علم بھی ہو جائے اسیرِ قانون
ہائے جب فن بھی گرفتارِ سیاست ہو جائے

ہائے وہ زہد و عبادت کہ ریا ہو جس میں
ہائے وہ دین جو محرومِ شریعت ہو جائے

ہائے وہ دَور ھُما بیٹھے ہوس کے سر پر
ہائے وہ دَور کہ عنقا غمِ الفت ہو جائے

ہائے وہ دَور کہ تشکیک کا کانٹا چُبھ کر
قلب ایقانِ الٰہی میں جراحت ہو جائے

ہائے وہ دَور کہ آرام کی کثرت کے لئے
آدمی کو غم و آزار سے رغبت ہو جائے

ہائے جب دیدۂ فطرت میں نہاں ہوں آنسو ہائے جب مائل فریاد طبیعت ہو جائے

جب ہو نیلام ہوس کاروں میں جنس عصمت چاک جب دامن احساسِ حمیت ہو جائے

جادۂ حق کو کوئی ڈھونڈھے تو کیونکر ڈھونڈھے روشنی جب کہ پس پردۂ ظلمت ہو جائے

کس سے کہئے کہ ہے اب عرصۂ محشر دنیا کس سے کہئے کہ قیامت میں قیامت ہو جائے

کس سے کہئے کہ غریبوں کا ہے جینا مشکل کس سے کہئے کہ ضعیفوں کی کفالت ہو جائے

کس سے کہئے کہ نہیں امن و اماں کی صورت کس سے کہئے بنی آدم کی حفاظت ہو جائے

کس سے کہئے کہ ہدایت کی جلا دے قندیل کس سے کہئے کہ منور شب ظلمت ہو جائے

کس سے کہئے کہ نئی صبح کا سورج نکلے کس سے کہئے کہ عیاں مہر ہدایت ہو جائے

کس سے کہئے کہ وہ دن لا کہ جہاں میں جس دن آدمی پیروِ تہذیبِ محبت ہو جائے

کس سے کہئے کہ بھرے پھول میں صہبائے وفا کس سے کہئے کہ زمیں گلشنِ جنّت ہو جائے

کس سے کہئے کہ ہو تلوار میں انصاف کا دم کس سے کہئے کہ سناں کلکِ عدالت ہو جائے

کس سے کہئے کہ تڑپتی ہے نگاہِ مشتاق کس سے کہئے رخ زیبا کی زیارت ہو جائے

کس سے کہئے کہ اٹھا دو یہ حجابِ غیبت ورنہ دنیا نہ کہیں نذرِ ہلاکت ہو جائے

پردہ غیبت کا اٹھا دیجے زیارت ہو جائے اور ہونا ہے قیامت تو قیامت ہو جائے

مرگِ انبوہ کا دنیا میں کوئی جشن نہ ہو جنگ بازوں سے زمانے کی حفاظت ہو جائے

اس مساوات شکن ظلم وتشدد کے خلاف آیئے آیئے اک اور بغاوت ہو جائے

آ بھی جا چشمۂ تدبیر کہ تشنہ کامی اہل دنیا کے لئے وجہ ہلاکت ہو جائے

جس ثقافت کو پیمبرؐ نے کیا تھا تعمیر آ کہ رائج وہی دستورِ ثقافت ہو جائے

فکر امروز و غمِ دوش سے فرصت ہو جائے آپ آئیں تو سہی چاہے قیامت ہو جائے

عشق محتاج نہیں دیدِ رخِ جاناں کا یہ بھی ہوتا ہے کہ بن دیکھے محبت ہو جائے

ہائے وہ لب جو ہو مشتاق بیانِ الفت ہائے وہ دل جو ہلاکِ غم فرقت ہو جائے

آ بھی جا دیدۂ بیدارِ تمنا کے لئے شامِ فرقت نہ کہیں صبحِ قیامت ہو جائے

اپنے مداح کی جانب سے تغافل کب تک اب تو نظمیؔ کی طرف چشم عنایت ہو جائے